بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

آج ہم قارئین برہان سے ایک ایسی شخصیت کا تعارف کرانا چاہتے ہیں جو سرتاپا اخلاص وعمل ہے اور جس نے چند سالوں میں ہی اتنا عظیم الشان کام کر دکھایا ہے کہ اتنی مدت میں جماعتیں بھی مشکل سے ہی کر سکتی ہیں یہ بزرگ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کاندہلوی ہیں جن کا عرصہ سے قیام سلطان نظام الدین اولیاء کی ایک مسجد میں ہے لیکن جن کے عمل کی وسعتیں دور دور پھیلی ہوئی ہیں۔ مولانا دیکھنے میں نحیف الجثہ اور پست قد وقامت کے انسان ہیں لیکن ان کا عزم کوہ آسا ہے۔ اسلام کی تبلیغ اور اس کی نشر واشاعت کا جذبہ بیتاب پارہ بنکر مولانا کے دل میں متمکن ہو گیا ہے جس نے ان کی زندگی کو اور زندگی کی ہر ہر حرکت اور سکون کو تبلیغ کے لئے وقف کر دیا ہے۔ شہرت اور وجاہت کی طلب سے آپ کوسوں دور ہیں۔ لیڈر شپ یا قیادت کی مرعوب کن اصطلاحات سے آپ کو شدید نفرت ہے نہ آپ کی تحریک کا کوئی نام ہے اور نہ آپ کی جماعت کا کوئی لقب جس کے آپ امیر یا رئیس کہلاتے ہوں نہ اخبارات میں پروپگنڈہ کا شوق ہے اور نہ بیانات شائع کرنے کی ہوس ہے۔ آپ نہ کسی رسالے کے مدیر ہیں اور نہ کسی ادارہ کے صدر۔ جسمانی عیش وآرام اور مادی آسائش وراحت کا غالباً حاشیۂ تصور میں بھی کبھی گذر نہ ہوتا ہوگا۔ بہت سادہ اور نہایت ہی مسکنت ودرویشی کے ساتھ رہتے ہیں۔ پورے گھر کا اثاثہ مولانا شبلی کے اس شعر کا مصداق ہوگا۔

خاکساران جہانیم وز اسباب جہاں ... بوریائیست کہ در کلبۂ احزاں داریم

پھر نہ آپ کی تحریر رعد وبرق سے چشمک زن ہے اور نہ آپ کی تقریر میں طوفان باد وباراں کی شورشیں پنہاں ہیں لیکن جو بات کہتے ہیں درد سے کہتے ہیں جو لفظ منہ سے نکلتا ہے دل کی شعلہ وشی اور جگر کی بیتابی کا امین و رازدار ہوتا ہے اس بنا پر سننے والوں کی قوت سامعہ کو فصاحت وبلاغت کی چاشنی سے حظ اندوزی میسر ہو نہ ہو بہر حال

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے پر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

مولانا نے بغیر کسی کی مدد کے خدا کی ذات پر بھروسہ کرکے یکہ وتنہا تبلیغ کا کام میوات کے علاقہ سے شروع کیا جو لاکھوں مسلمانوں کی آبادی پر مشتمل ہے لیکن کثرتِ تعداد کے باوجود عام جہالت اور مشرکانہ رسوم وعادت کے رائج ہونے کی وجہ سے ان میں ۹۵ فیصدی مسلمان ایسے تھے جو صرف نام کے مسلمان تھے نہ ان کو کلمۂ تشہد کا علم تھا اور نہ وہ اسلام کے عام عقائد واعمال سے کوئی دور کا بھی واسطہ رکھتے تھے۔ کھانا پینا، شادی بیاہ کے رسوم اور خوشی اور غم کی تقریبات سب میں مشرکانہ اور قطعاً غیر اسلامی رنگ نمایاں تھا۔ پھر انھیں میں بعض بعض خاندان تو ایسے تھے جن کے مردوں اور عورتوں کے نام بھی اسلامی نہ تھے۔ آریہ سماجی مبلغین جس طرح آگرہ کے گردونواح میں ملکانوں میں اپنے مذہب کی تبلیغ بڑے زور شور سے کر رہے تھے اسی طرح انھوں نے اپنی تگ ودو کے لئے دہلی کے قرب وجوار میں علاقہ میوات کو بھی منتخب کر رکھا تھا۔ اسی زمانہ میں ایک دن مولانا محمد الیاس صاحب کو اپنے وطن کاندلہ میں اطلاع ملی کہ میوات کا ایک خاندان فلاں تاریخ کو آریہ سماجیوں کی تبلیغ اور ان کی تحریص وترغیب سے مرتد ہونے والا ہے۔ مولانا یہ سنکر بے قرار ہوگئے اور تن تنہا یا دو ایک ساتھیوں کے ساتھ فوراً اس مقام پر پہنچے اور آخر کار بڑے قصہ قضیہ کے بعد اس خاندان کو ارتداد سے بچانے میں کامیاب ہوسکے۔ اس تقریب سے مولانا کو میوات کی عام مسلمان آبادی کی مذہبی بوالعجبی اور دینی ابتری کا بھی علم ہوگیا اور آپ نے اسی وقت فیصلہ کرلیا کہ آپ اپنی زندگی پوری یکسوئی کے ساتھ تبلیغ کے لئے ہی وقف کردیں گے۔ اس عزم کے ماتحت آپ نے گاؤں در گاؤں اور قریہ بقریہ میوات کا دورہ شروع کیا۔ اور جیسا کہ شروع شروع میں ہر مبلغ کو پیش آتا ہے۔ آپ کو بھی بڑی بڑی دقتوں اور دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن آپ ان سب کا مقابلہ بڑی پامردی اور ہمت واستقلال سے کرتے رہے اور شہرت وپروپگنڈہ کی دنیا سے دور ــــ بہت دور ــــ شدید ترین مقاومتوں اور رکاوٹوں کے باوجود جس کام کا بیڑا اٹھایا تھا اسے برابر انجام دیتے رہے۔ جو خدا کے لئے اپنی زندگی وقف کردیتا ہے خدا اس کو عمل وفعل میں برکت دیتا اور اسے کامیاب کرتا ہے۔ مولانا کی ان کوششوں اور قابلِ صد رشک قربانیوں کا نتیجہ یہ ہے کہ آج اسی علاقہ میں ہزاروں دینی مکاتب قائم ہیں جہاں لڑکوں اور لڑکیوں کو مذہبی تعلیم دیجاتی ہے

اور ایک لاکھ سے زیادہ میواتی عقیدہ وعمل کے اعتبار سے اس درجہ پکے مسلمان بن گئے کہ اسلام کی کسی ادنیٰ خدمت کے لئے بھی وہ جان ومال کی قربانی دینے میں پس وپیش نہیں کرسکتے جو میواتی کلمۂ تشہد تک سے ناآشنا تھے آج ان میں اچھے اچھے عالم دینیات پیدا ہورہے ہیں۔ عورتوں تک میں حفظ قرآن اور دینیاتی تعلیم کا چرچا ہے۔ مولانا نے اب انھیں لوگوں میں مردوں اور عورتوں کی ایسی مبلغ جماعتیں پیدا کردی ہیں جو مولانا کی نگرانی میں اور آپ کے ارشاد وہدایت کے مطابق آس پاس کے اور دور ودراز کے مختلف علاقوں میں اپنی اپنی باری پر تبلیغ کے لئے جاتے ہیں۔ مرد مردوں میں تبلیغ کرتے ہیں اور عورتیں عورتوں میں جہاں ضرورت سمجھتے ہیں ایک دینی مکتب بھی قائم کردیتے ہیں اور ایک ایسے عالم کا انتظام کردیتے ہیں جو وہاں کے لوگوں کو مستقلاً ارکان وشعائر اسلام کی تعلیم وتلقین کرتا رہے۔

قارئین برہان کو معلوم ہے۔ برہان بڑی سے بڑی شخصیت کی تعریف یا مدح گستری میں بھی صد درجہ کوتاہ قلم واقع ہوا ہے لیکن آج ہم نے مولانا محمد الیاس صاحب اور ان کے خالص دینی اور اسلامی کارنامہ کی نسبت جو یہ سطور تحریر کی ہیں ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ جو نوجوان آج اسلامی خدمت کے جذبات سے سرشار ہیں اور جو دین کو سربلند وسرفراز دیکھنے کی آرزو میں کبھی "خاکسار تحریک" کا دامن پکڑتے ہیں اور کبھی پٹھان کوٹ کی اسلامی جماعت کی طرف پُر امید نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور کبھی علیگڈھ کی اسلامی جماعت کو اپنے درد کا درماں سمجھنے لگتے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ سب جماعتیں سراب ہیں۔ آب نہیں پیتل ہیں سونا نہیں ہیں۔ کام کا ٹھیک طریقہ اور صحیح راہِ عمل وہی ہے جس پر حضرت مولانا محمد الیاس صاحب گامزن ہیں۔ مولانا کا مشن نہ حکومت کے خواب دکھا کر نوجوانوں کو فریفتہ کرتا ہے اور نہ فوجی لباس پہنوا کر سڑکوں اور بازاروں میں اپنے تن وتوش اور موزوں قامتی کا مظاہرہ کراتا ہے۔ آپ کی دعوت وہی ہے جس کی طرف قرآن نے پکارا اور جس کو لیکر نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے پھر یہ دعوت جس خلوص۔ ایثار۔ جاں فروشی اور تن دہی کے ساتھ ہونی چاہیے اس زمانہ میں مولانا موصوف ان تمام صفات کے پیکر ہیں۔ اس بنا پر جو مسلمان شہرت ووجاہت طلبی سے دور رہتے ہوئے خالصۃً لوجہ اللہ اسلامی تنظیم اور دینی تبلیغ واشاعت کا کام کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے اس سے بہتر کوئی اور صورت نہیں ہے کہ مولانا سے وابستہ ہوجائیں اور آپ کی نگرانی میں آپ کی ہدایت اور ارشاد کے مطابق کام کریں۔ ع

کام کرنے کا یہی ہے تمہیں کرنا ہے یہی